سوال

میرا خاوند میری کثرت تلاوت سے زچ ہوجاتا ہے ، اوریہ بھی کہتا ہے کہ میں اسے اکیلا چھوڑدیتی ہوں ، تواگرمیں خاوند کی وجہ سے تلاوت قرآن ترک کردوں توکیا میں گنہگار ہوں گی ، اس لیے کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ میں اس کے ساتھ بیٹھ کر ٹیلی ویژن دیکھوں ، اورکیا جب میں تلاوت قرآن کریم ترک کے کے رمضان المبارک کے دن یا پھر رات میں اس کے ساتھ بیٹھوں توکیا میں گنہگار رہوں گی ؟ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ میں تلاوت اس وقت کرتی ہوں جب وہ یا توسورہا ہوتا ہے یا پھر کسی کام میں مشغول ہوتا ہے ، میں کوئی بہت زیادہ تونہیں پڑھتی لیکن پڑھتی بہت ہی آہستہ ہوں اس کا سبب یہ ہے کہ میں تجوید سیکھ رہی ہوں ۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

جب آپ خاوند کے حقوق کو صحیح طورپرادا کریں اوراسے ضائع نہ کرتی ہوں توپھر آپ کا تلاوت قرآن میں کوئی حرج نہیں اوراسی طرح دوسری اطاعت والے کام بھی کثرت سے کرنے میں کوئی حرج والی بات نہیں ، لیکن خاوند کے حقوق میں کمی نہ ہواس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(کسی بھی عورت کےلیے یہ جائزنہیں کہ وہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے) صحیح بخاری حدیث نمبر (5195) صحیح مسلم حدیث نمبر (1026) ۔ اس حدیث میں نفلی روزے کا ذکر ہے ۔

یہ اس لیے کہ خاوند کا حق استمتاع فرض ہے جسے کسی بھی نفلی کام سے ختم کرنا جائزنہیں ۔

لھذا ایک نیک اور صالحہ بیوی کےلیے یہ ضروری ہے کہ وہ خاوند کی بات تسلیم کرے اوراس کے پاس بیٹھنے کی رغبت پوری کرے لیکن ٹیلی ویژن دیکھنے میں نہیں ، اوراسے یہ علم ہونا چاہیے کہ خاوند کی رضامیں ہی اس کی سعادت ہے جس میں اسے اجر عظیم ملے گا ۔

لھذا آپ صحیح کام کریں اورقرب حاصل کریں اورعبادت کےلیے وہ اوقات اختیار کریں جواس کے مشغول ہونے یا پھر گھر سے باہر جانے کے اوقات ہوں ۔

اور ٹیلی ویژن کا مشاہدہ کرنا یہ توبہت ہی براکام ہے جوکہ شر ہے ، اس سے بچنا بہت ضروری ہے اس لیے کہ اس میں بہت سے فتنے اور شھوات وشبھات پائے جاتے ہیں ، اورپھر اس

میں بہت سی منکرات وبرائیوں کوترویج بھی ملتی ہے، مثلامردوعورت کا اختلاط، اوربے پردگی، موسیقی کا استعمال، اوراسی طرح گانے بجانے کے آلات وغیرہ۔

اور ٹیلی ویژن میں جوقلیل سی خیر ہے وہ اس بڑے شر اوربرائی میں ڈوبی ہوئی ہے جس کا پتہ بھی نہیں چلتا، اوربہت سے لوگ جنہوں نے اس کا تجربہ بھی کیا ہے انہوں نے اس کی تصریح کی ہے کہ اس کی برائیوں سے بچنا بہت ہی محال اور پہنچ سے بھی دور ہے۔

بلکہ یہ تووہم کی ایک قسم ہے، جبکہ اس میں دینی پروگرام بھی (اوریہی اس میں کچھ خیر کا پہلو ہے) شروع اورآخر میں موسیقی سے خالی نہیں ہوتے، یاپھر اس کی اناؤنسمنٹ اوراعلان کرنے والی وہ عورتیں ہوتی ہیں جوبے پردہ اوراپنے جسم کی نمائش کرتی پھرتی اوراپنی طرف دوسروں کومائل کرنے والی اوردوسروں کی طرف مائل ہونے والی ہوتی ہیں، توجب دینی پروگراموں کا یہ حال ہے توپھر دوسرے پروگراموں میں کیا کچھ ہوگا؟ واللہ المستعان۔

آپ کے خاوند پرضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرے اوراس سے ڈرے اوراپنے اہل وعیال اوربچوں کوان منکرات کے مشاہدہ سے روکے، کیونکہ وہ گھر میں حاکم ہے اوراس اسے اس کی رعایا کے بارہ میں بازپرس ہوگی۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے:

اے ایمان والوں اپنے آپ اوراپنے گھر والوں اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اورپتھر ہیں، اس پر سخت قسم کے فرشتے مقرر ہیں جواللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اوروہ وہی کام کرتے ہیں جس چیز کا انہیں حکم دیا جاتا ہے التحریم (6)۔

اورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ اس طرح فرمایا ہے:

(تم میں سے ہرایک حاکم ہے اورہرایک سے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال ہوگا، امام حاکم ہے اسے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال ہوگا، اورمرد اپنے گھروالوں کا حاکم ہے اسے اس کی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں نگہبانی کرنے والی ہے اسے اس کی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔۔۔۔) صحیح بخاری حدیث نمبر (893) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829)۔

اگر آپ کا خاوندان حرام اشیاء جن کا ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے کے سننے اور مشاہدہ کرنے کی دعوت دے تو آپ کے لیے اس میں اس کی اطاعت کرنا جائز نہیں اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اللہ تعالی کی معصیت ونافرمانی میں اطاعت نہیں بلکہ اطاعت تو نیکی اور بھلائی میں ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (7257) صحیح مسلم حدیث نمبر (1840) ۔

آپ اسے نصیحت کرنے میں نرمی سے کام لیں، اور اللہ تعالی سے یہ دعا کرتی رہیں کہ اللہ تعالی اس کے دل کی اصلاح کرے اور اسے رشد وھدایت کی طرف پلٹائے ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

38724